خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 84

Track 1

Time 54:06

۱۔آد ام اپنے اشرف ہو نے کا ورثہ کس طر ح حاصل کر سکتا ہے ؟

کا ئناتی نظام پر جب غور کیا جا تا ہے کا ئناتی سسٹم پر جب ہم کام کر رہے
ہیں با لکل واضع طورپر سامنے آتی ہے یہ کو ئی بھی مخلوق ہے ہر مخلوق انفرا
دی طور پر اجتما عی طور پر معین مقداروں سے مخصوص بہرو اں سے ایک ہو
ئی ہے ایک طرف ہمارے سامنے شعوری زندگی ہے اور دو سری طر ف ہمارے
سامنے شعور سے ہٹ کر اایسی زندگی ہے جس کو ہم ظا ہر ی زندگی کہتے
ہیں اور معین مقداروں میں کچھ مقداریں ایسی ہیں جو کا ئنات میں مشترک
ہیں اور کچھ مقداریں ایسی ہیں جو افراد کائنات میں مشترک نہیں ہے لیکن اگر
غور کیا جا ئے تو وہ مقدایں یا جب آپ زندگی گزارتے ہے کہ زندگی گزارنے میں
بھوک پیاس گر می سر دی کا احساس بیماری صحت غصہ نفرت حسد محبت پیار
یہ ایسی چیزیں ہیں جو زندگی کے اوپر چھائی ہو ئی ہے یا انسان ایسے حواس
میں گہرا ہو ا ہے جن حواس کو ہم مختلف کیفیات کا نام دیتے ہیں جب ہم
مشترک مقداروں پر سوچ و بچار کر تے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ زمین پر جو
بھی چیزیں موجود ہیں اس کی نشو ونما کے لئے کچھ نہ کچھ چا ہیے اور نشو
ونما کے لئے کچھ نہ کچھ چا ہیے تو اس کے بعد کیفیات مر تب ہو تی ہیں جس کا
نام بھوک اور پیاس رکھا جا تا ہے یا کو ئی بھی فر د ایسا نہیں ملے گا جوبھوک اور
پیاس سے مستدد نہ ہو اس لئے کہ ہا تھی تک آدمی درخت جو بھی یہاں چیز
موجود ہے کسی نہ کسی عنوان سے وہ بھوک اور پیاس کی کیفیات سے ضرور
گزارتا ہے اسی طر ح ہر چیز ایک طر ف بہت چھو ٹی ہو تی ہے وہ بڑھتی ہے
پھر وہ اور بڑھتی ہے اور ایک انتہاء تھا وہ بڑے جا تی ہے پھر وہ گھٹنا شروع ہو
جا تی یہ بھی ایک ایسا مر حلہ ہے کہ زمین پر موجود کو ئی بھی شئے ایسی
نہیں ہے جو اس سسٹم سے باہر ہو ہرچیز پیدا ہوتی ہے ہر چیز بڑی ہو تی ہے
ہر چیز فنا ہو جا تی ہے اور کچھ کیفیات ایسی ہیں کہ جو اس طر ح مشترک
ہے کہ بظا ہر نظر نہیں آتی لیکن وہ موجود ہے مثلاً گر ہم پر ندوں پرر غور کر

یں تو پر ندے اڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر ایسا وسیلہ رکھ دیا کہ پروں اور پنجوں کا تو وہ پروں اور پنجو ں سے وہ جب چا ہتے ہیں اپنا ارادہ اور اختیار استعمال کر تے ہیں تو کسی بھی ثقل سے وہ ایک آزاد ہو جا تے ہیں کشش ثقل میں وہ ایک اس طر ح پا بند ہیں ہیں کہ ہر حال وہ اس کو پر واز کر جا ئے کتنی بھی اونچی اڑا ن ہو لیکن بالآخر وہ زمین پر واپس آتے ہیں انسان جسمانی طورع پر اڑ نہیں سکتا لیکن با طنی طور پر جب وہ خواب دیکھتا ہے تو وہ خواب میں ایسی طر ح پر واز کر تا ہے اڑتا ہے جس طرح ایک پر ندہ پرواز کر تا ہے یہ پتا چلا کہ انسان کے اندر بھی اڑنے کی صلا حیت موجود ہےاور جس طرح انسان زمین پر چلنے پر مجبور ہے اسی طر ح ایک پر ندہ بھی زمین پر چلنے پر مجبور ہے تو یہاں بھی مقداروں کا جو تواز ن ہے و ہ ہمیں بر ابر برا بر نظر آتا ہے درخت اسی طر ح اگتاہے جس طر ح ایک بچہ پیدا ہو تا ہے بچے کی پیدا ئش کا طر یقہ کار یا ان کی پیدا ئش کا طر یقہ کا ر درخت کی پیدا ئش سے مختلف نہیں ہے ہصرف نو عیت پر فر ق ہے ایک بچہ اپنی مانص ہ پیدا ہو تا ہے زمین درخت سے پیدا ہو تا ہین تو درخت براہ راست زمین کو ماں ما نتا ہے اور درخت کی پید ائش کا تعلق براہ راست زمین سے ہے یعنی درخت کی ماں زمین ہو ئی بر حال پیدا ئش کامر حلہ کو ئی انسان پیدا ہو تا ہے کو ئی انڈا بنتا ہے کو ئی چو با ئے کے یہاں بچے پیدا ہو تے ہیں درخت کی پیدا ئش کا سلسلہ پہلے وہ چھو ٹا سا ہو تا ہے ایک بیج ہو تا ہے انسان بھی ایک بیج ہی ہو تا ہے اس کے لئے ماں کا پیٹ ذریعہ بن گجا تا ہے اور زمین کے لئے زمین پیرا دیتی ہے تو یہاں بھی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ پیدا ئش کی جو نظام ہے اس پر درخت صرف مشترک حیثیت رکھتا ہے انسانوں سے علموں سے ایسی طر ح جمادات ہے نباتات ہے تخلیق میں جو قدریں کام کر رہی ہیں اب قدروں میں ہر چیز مشتر ک ہے ہ یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنا یا بسم الذی خلق ...پا ک اور بلند مرتبہ جو معین مقداروں سے تخلیق کر تی ہے اور پھر اس تخلیقی عمل کو آگے بڑھا تی ہے اور وہ ایک ایسا سسٹم ہے جو جا ری و ساری ہے تخلیقی سسٹم میں ہم سب ایک دوسرے سے برابر ہیں کو ئی آدمی کسی سے آگے مخصوص تبدیلی کا دعویٰ نہیں کر تے زمین کے اوپر اور کا ئنات میں جتنی بھی زمینیں ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ

کا ئنات میں بے شمار اور بھی نیا ئیں ہیں بے شمار زمینیں ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطا بق زمینیں نہیں ہیں زمین ایک ہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہیں نہیں بیان کیا ان فی الخلق ...کہ اللہ نے آسمان بنا ئی اورزمین بنا ئی وسخرکم...اور تمہارے لئے مستخر کر دیا آسمان کو اس طر ح کہیں بھی آپ کو زمین جو ہے وہ جمع میں نظر نہیں آئے گی ہزمین کبھی او ر زمین جو ہے وہ تخلیقی اعتبار سے وہ ایسی مثال ہے کہ زمین کے بغیر کو ئی تخلیق ہی نہیں ہو گی اور تخلیق کا دارومدار سب کا سب زمین کے اوپر ہے بسم...اور انسانی زندگی گزارنے کے لئے جو عوامل ہیں ان کا سب کا سب سموات جو ہے وہ

عوامل پر ہے ۔اب آپ اس کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ زمین ایک اسکرین ہے اور
سموات جو ہے اس اسکرین پر تصویروں کو ڈسپلے کر نے کے لئے اب آپ یوں
کہیں گے کہ زمین کے اوپر زمین اسکر ین کے اوپر جو کچھ ہو رہا ہیء کجو کچھ
ڈسپلے ہو رہا ہے جو کچھ نظر آرہا ہے وہ ساتھ چینل میں اہمیں نظر آرہا ہے
کو ئی زمین پر تصویرآپ کو تیز دوڑ تی ہو ئی نظر آئے گئی کو ئی تصویر ہلکے
ہلکے نظر آئے گی کو ئی تصویر چا ر پیروں سے چلتی ہو ئی نظر آئے گی، کو ئی
پیٹ کے بل رینگتی ہو ئی نظر آئے گی ،کو ئی فضاء میں اڑ تی ہو ئی نظر آئے گی
یعنی زندگی گزارنے کے

طر یقے تو مختلف ہو سکتے ہیں لیکن پید ائش میں بھوک میں پیاس میں گر می
سر دی کے احساس میں اپنی جان کے تخفظ میں اور مر نے میں سب مشترک
ہیں یہ جو بسم ربک ...اس قائم کی رو شنی میں جب ہم ...وفی الاخلق
سموات ...کا تجر یہ کر تے ہیں یا اس کی تشریح کر تے ہیں تو غوترو فکر کر تے
ہیں تو ایک ہی بات سامنے آتی ہے کہ ایک ہی اسکر ین ہیاور ساتھ چینل ہیں
اور ان ساتھ چینل کو کہاں سے فیڈنگ مل رہی ہے ہو لوح ومحفوظ سے اب اس
کو آپ یوں سمجھیں کہ ایک ٹی وی اسٹیشن ہے اس ٹی وی اسٹیشن کے ساتھ
چینل ہیں اور ایک اسکر ین ہے ریڈیو کو لہروں کے ذریعے وہ آواز کا کہ ذریعے
چلتا ہے اس کا بھی ایک طریقہ ہے لیکن ہم جب ٹی وی دیکھتے ہیں تو اس ایک
کرو ڑ ٹی وی اگر ایک کنیکشن ہے مختلف جگہ پر زمین کے اوپر اوار پیچھے سے
جو آپ نے چینل لگا دیا ہے وہ ہر ٹی وی پر ایک ہی پرو گرام مشرک ہو رہا ہے
اور اب اس پروگرام میں آپ کو کہیں ربیک ان وائٹ نظر آتے ہیں کہیں

کو ئی صورت بدلی ہو ئی دیکھتے ہیں لیکن کہا یہی جا ئے گا کہ ایک ٹی وی پر
تصویر ہیں اور وہ تصویریں چل اور پھر رہی ہیں یہی زمین کا حال ہے اب ہم
کہتے ہیں ان یہ سو چیں ہم زمین کے اندر ہیں اب جیسے ہم مسجد کے اندر
بیٹھے ہو ئے ہیں تو ایک ضروری ہے کہ زمین کے اندر زمین کا کوئی گروپ ہے
اس کے اندر ایک ہم گھوم رہے ہیں جیسے ایک غبا رہ ہے اب ایسا نہیں ہے یہ
زمین ایک اسکرین ہے اور یاسکرین کے اوپر تصویریں نشر ہو رہی ہیں ہاب آپ
یون سمجھیں کہ ایک غبارہ ہے بہت بڑا غبا رہ اب اس کے اندر ہوا بھری ہو ئی
ہے اس غبارے کے چاروں طر ف اوپر نیچے چا روں سا ئٹوں میں تصویریں بنی ہو
ئی ہیں یعنی تصویریں ڈسپلے ہو رہی ہیں اوپر سے وہی تصویریں چل رہی ہیں
اور چھپ رہی ہیں جب ہم لو ح محفو ظ دیکھتے ہیںتو لوح محفوظ میں ہمیں
جو فلم نظر آتی ہے اگر ہم لوح محفو ظ کو پیرو جیکٹر مان لیں اور اس پیرو
جیکٹر پر جو فلم چل رہی ہے اس پرو جیکٹر میں ہمیں جیسے آپ ایک چھوٹی
سے اسکرین کر کے دیکھتے ہیں تو اس میں ایک تصویر بھی نظر آتی ہے اور اس
میں آپ جو درخت بھی نظر آتا ہے اور اس میں آپ کو لیکن جب آپ اس جو پیرو
جیکٹر پر چلا دیتے ہیں اور سامنے اسکر ین لگا دیتے ہیں تو وہی ڈسپلے کر کے وہ

لکیر جو ہے وہ لگتا ہے کہ سمندر ہے ایک دریا ہے با لکل یہی صورت اگر وہاں
ایک اشارہ بناہوا ہے ایک لا ئن سی بنی ہو ئی ہے ایک آدمی بنا ہوا ہے ایک
چینوٹی بنی ہو ئی ہے کہیں ہا تھی بنا ہوا ہے حشرات العرض ہیں یعنی ایک دنیا
ہے اب تو یہ بہت ہی سمجھنا آسان ہو گیا جب سے یہ ما ئیکر فلم آئی ہے پو
راجو اخبار ہے ایک صفحہ پر ایک صفحہ پر آجا تا ہے پو را پو را ایک صفحی جو
اخبار ہے یہاں ہمددر میں ایک لا ئبریری ہے میں دیکھنے گیا تھا وہ پو را صفحہ
اس طر ح پھیلا دیتے ہیں پو را اخبار دو صفحہ کا تو اسیے کر کے تو ایک انچی میں
وہ پو را اخبار آجا تا ہے لیکن جب اس آدھی اسکرین کو ہم پیرو جیکٹر پو لگا تے
ہیں تو وہاں ہمیں وہ اخبار جتنا ہے اس سے بھی کئی گناہ نظر آتا ہے تو اب یہ
سمجھنا بہت آسان ہو گئی ہے بات کہ یہ جو لوح محفو ظ ہے اس لو ح و محفو
ظ کے اوپر یہ ایک الگ مرا حلہ ہے کہ وہ نقش و نگارکس طر ح بنتے ہیں ان
نقوش کو کبھی پیچھے سے رو شنی ملتی ہے اللہ کے نور کی...سموات جو ہے وہ
ایک فلم ہے سموات پر نقش بنے ہو ئے ہیں سموات کا بھی عکس بنا ہو ا ہے
زمین کا بھی عکس بنا ہو اہے زمین پر موجود جتنی بھی موجودات ہیں ان کا
بھی عکس بنا ہوا ہے بہت چھو ٹے چھوٹے یعنی ما ئیکرو فلم جو ہے اس کی
سامنے کو ئی حیثیت نہیں رکھتی اس سے بھی بہت چھو ٹے جب وہ فلم کا بنا ہوا
فیتا لو ح و محفوظ پر چلتا ہے تو پیچھے سے اللہ کا نور اللہ نو ری سموات ...
والارض ...سموات و عرض وہ تصویریں ہیں جو نور پر بنی ہو ئی ہے نور ایک
ایسی رو شنی ہے جب وہ فلم اس پرو جیکٹر پر چل جا تی ہے تو پیچھے سے اس
نور کی رو شنی جو ہے اس کے اوپر پڑتی ہے اور وہ نور جس کے ہو کر وہ یہاں
زمین بھیی بن جا تی ہے آسمان بھی بن جا تا ہے اور زمین کے اوپر جو چیز بھی
یہاں اسکرین پر نظر آرہی ہو تی ہے تو اب صورت یہ ہیی ہے کہ جب لوح
محفوظ پر سب کچھ موجود ہے تو یہ مقداروں کا کیا تعین کر یں مثلاً کبو تر یہ
سب سے الگ ہی مقدار ہے اس کے مقابلہ میں ہا تھی بالکل ایک الگ مقدار بن
گئی چینوٹی وائرس بیکٹیریا تو وہان صورت یہ ہے کہ ان تصویروں میں تعین جو
مقداروں اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے لئے معین کر دی ہیں اپنے ذہن میں کن کہنے
سے پہلے جو چیز جو تصویر جو مقداراللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود تھی اس کے
بعد اس کی پو ری سلیپ تھی اب آپ یون سمجھیں کہ جیسے ہم کمرے ہمارے
پاس ہے ہم کمرے کو کیسی جگہ لگا دیں دیتے ہیں اور جو کمرے کے اندر گلاس
ہے وہ اس تصویر کو دیکھتا ہے جتنا بھی کمرے ہے زیادہ سے زیادہ تین اس کے
سامنے آتے ہیں اور جب ہم فو ٹو لیتے ہیں تو اگر ہم کمرے کے گلاس کو دماغ
تسلیم کر لیں تو اس کا مطکب یہ ہوا کہ جس کمرے سے ہم تصویر لینے جا رہے
ہیں اس کے سامنے بے شمار منا زل موجود ہیں لیکن ان منا زل کوتصویر بنانے
کے کئے یا فلم پر مشتمل کر نے کے لئے کے ہمیں وہ شٹر دبا نا پڑتا ہے اور جب
ہم شٹردبا تے ہیں تو کٹ سے ٹک سے آواز آتی ہے جیسے ہی وہ ٹک سے آواز آتی
ہے سامنے جو تصویر ہے وہ آؤجا تی ہیں مثال تو بہت ہی نا سک ہے اللہ بہت

بڑا ہے تو سمجھنے کے لئے اب ہم یون کہیں گے کہ دماغ ایک کمرہ ہے اس اللہ
کے دماغ میں پوری کا ئنات کا عکس پو ری کا ئنات کی فلم موجو دہے جب اللہ
تعالیٰ نے چا ہا تو اس سین کو جو اللہ تعالیٰ ذہن میں موجو د ہے پو را کا ئناتی
نظام اب جو اللہ تعالیٰ کا جو دماغ کا کمرہ ہے اس کا جو ہے بٹن دبا یا بٹن دبا نے
سے ٹک کی آواز ہو ئی تو جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا تو جتنا بھی کا ئناتی سسٹم
تھا جو ذہن کے مطا بق وہ فلم پر آگیا اب اسا فلم کو دسپلے کر نے کے لئے اللہ
تعالیٰ نے ایک لوح محفوظ بنائی وہ بھی ساتھ ساتھ تھی اس لوح محفوظ کے اوپر
اللہ تعالیٰ کے کمرے کی بنا ئی ہو ئی فلم ہے جو کمرے کے اندر تھی وہ نکال کر
اللہ تعالیٰ نے ایک پرو جیکٹر میں لگا دی اب فلم بھی ہے پرو جیکٹر بھی ہے لیکن
فلم اس وقت تک دسپلۓ نہیں ہو تی بہت بڑے بڑے بلب لگا دئیے یا رو شنی لگا
دی آپ نے دیکھا ہو گا پرو جیکٹر پر تیز رو شنی ہو تی ہے اور وہ تیز رو شنی
جو ہے جب اس فلم کے اوپر پڑھتی ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا وہاں سنیما بیٹھے ہو
ئے دیکھئے ہو ئے لہریں سے آتی ہیں ا وراور وہ لہریں جاکر پر دے پر اسکرین بن
جا تی ہے وہ جو پیچھے جو رو شنی ہے وہ اللہ کا نو ر ہے نوری سموات ...اب
آپ پرو جیکٹر اور اسکر ین کو ذہن میں رکھ کرآپ دیکھیں ایک لو ح محفو ظ ہے
یعنی پرو جیکٹر ہے اس میں ایک فلم لگی ہو ئی ہے اور اس فلم کے پچھے رو
شنی ہے اتک بلب لگا ہوا ہے بہت بڑا مجبوری یہ ہے کہ ہمارے پاس کیوں کہ
الفا ظ نہیں ہے اللہ کی باتوں کو بیان کر نے کے لیکن جتنے الفا ظ ہیں ہمارے
پاس ہم ہر چیز سے مجبور ہیں بیان کر نے پر تو وہ رو شنی جو پرو جیکٹر کیے
پیچھے ہے وہ اللہ کا نور ہے اچھا اب آپ یہ دیکھیں جو فلم میں سے رو شنی
نکلتی ہے تو اس میں بے شمار ایک رو نکلتی ہے روشنی کی وہ لہریں کبھی یوں
ہو تی ہیں کبھی یوں ہو تی ہیں کبھی یوں ہو تی ہیں کبھی ایک دم یوں پھیل
جا تی ہیں کبھی ایک دم یوں ہو جا تی ہیں اب دیکھا ہو گا بھئی سنیما میں وہ
لہریں جو ہیں وہ مقداریں ہیں ہر لہر ایک تصویر ہے الگ اور وہ ہر لہر الگ
ایک مقدار ہے ہ...عربی آیت یہ جو مقداروں سے ساری کا ئنات تخلیق ہو تی ہے
اب یہ جو مقداریں ہیان میں علم بھی ہے ان میں احساس کی درجہ بندی بھی
ہے اب ہمارے کل ورکشاپ کا پرو گرام ہوا بہت اچھا ہوا انا کی لہریں اس
حوالے سے میں یہ بات کر رہا ہوں تو وہ جو لہریں پیچھے سے آرہی ہیں وہی
مقداریں ہیں اور وہ ہر لہر ایک یعنی ہر لہر ہر نیز ایک مقدار ہے اور ایک
مقدار مختلف اور بے شمار صلا حتوں کا حامل ہے جب وہ لہر کسی انسان کے
اندر جا تی ہے تو اس لہر کے اندر جتنی صلا حتیں موجود ہیںوہ تمام کیفیات
انسان کے اوپر روح میں ہو تی ہیں وہی لہر جب کسی کبو تر کے اندر جا تی ہے
تو اس لہر کے اندر جتنی بھی صلا حتیں موجود ہیں وہ کبو تر کے اندر پیدا ہو جا
تی ہیں تو یہ جو سسٹم ہے اللہ تعالیٰ کا یہ مقداروں کے اوپر عائد ہے اب
مقداروں میں بھوک پیاس بھی ہے مقداروں میں بیماری بھی ہے مقداروں میں پید
ائش بھی ہے مقداروں میں شعور بھی ہے نشو ونما بھی ہے جوانی بھی ہے ایک

بات پر آپ غور کر یں جیے اس سسٹم میں آپ کو کہیں نئی چیز نظر نہیں آتیے
ہر چیز اپنی جگہ قائم ہے لیکن ہر چیز آپ نہیں دیکھ رہے مثلاً اگر پانچ ارب آبا
دی یہاںاگر ہے تو ہر پا نچ ارب میں کو ئی بھی آدمی ایک ہی طرح پید اہو تی
ہے ایک ہی طر ح جوا ن ہو تا ہے ایک ہی طر ح بو ڑھا ہو تا ہے اور ایک ہی
طرح مر جا تا ہے انا ...عربی آیت ...رات دن کا ایک پہر ایک اختلا ف ہمیں نظر
آتا ہے آج سے کرو وڑوں سال پہلے جیسے سو رج نکلتا ہے آج بھی نکلتا ہے روز
صبح ہو تی ہم کہتے ہیں جی نیا دن نکلا بھئی نیا دن نکلا تو دنیا نئی کیوں نہیں
بن گئی اب ایک مسجد ہے اللہ کر ے یہ پا نچ سو سال تک رہتی ہے اب پانچ سو
سال تک ایسی طر ح رہے گی لیکن دن بدل رہا ہے سو رج بھی وہی ہے چا ند
بھی وہی ہے ہوا بھی وہی ہے پا نی بھی وہی ہے آسمان بھی وہی ہے زمین
بھی نہیں تبدیل ہو تی اور اس کے بعد ہم کہتے ہیں نئی صبح تو یہ جو نئی صبح
جو ہو نا ہے اس کی حیثیت بھی یہ ہے کہ جو انسان کی جو کیفیات ہیں انسان
کے اندر جو اطلا عات ہیں ان اطلا عات میں معنی وہ پہنا لیتا ہے کہ رات ہو
گئی یہ صبح ہو گئی جب سے آدم پیدا ہو ئے کو ئی کہتا ہے کرو ڑوں سال ہو گئے
کو ئی کچھ کہتا ہے ایک ہی گیہوں کی رو ٹی کھا رہا ہے جی وہ کہتا ہے میں
ہر روز نئی رو ٹی کھا تا ہوں ایک دانہ گندم سے کہیتس سے آیا پتا نہیں اللہ تعالیٰ
نے آسمان سے پھنک دیا زمین پر لیا صورت ہے اس کی وہ ایک دانہ گندم جو ہے
کرو ڑوں سال س ے چل رہا ہے اسا کوآپ زمین میں ڈال دیتے ہیں ہو پھر دانے
نکل آتے ہیں پھر اس کوم آپ زمین پر ڈالتے ہیں پھر اس میں دانے نکل جا تے ہیں
اور کہا یہ جا تا ہے کہ ہم روز نئی رو ٹی کھا تے ہیں ہنیا آٹا گو ندھ رہا ہے نئی
گندم ہے اگر نئی گندم ہے تو ا سمیں کچھ تو تبدیلی ہو گی ہنئی تبدیلی
کچھ نہیں سیب ہے وہ اسی طرح ہے ، انار ہے وہ اسی طرح ہے ،بھنس ہے اب
پہلے جو ہمارے دادا پر دے نے بھنس دیکھی تھی ہم بھی وہی دیکھ رہے
ہیں ،کبوتر ہمارے جو دادا پر دے جو کبو تر پا لتے تھے وہی ہم بھی پا ل رہے ہیں
ہجتنا آپ غورو فکر کر یں گے اس زمین کے اوپر آسمانوں سے تو کبھی واقف
نہیں ہے اس زمین کے اوپر کو ئی چیز آپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی جس کے
بارے میں آپ کہیں گے کوا کبھی کبو تر بن جا ئے بھیڑ بڑی ہو کر بھنس بن جا ئے
بھنس مختصر ہو کے بکر ی بن جا ئے انسان کبھی درخت بن جا ئے اور درخت
کبھی انسان بن جا ئے کبھی انسان کے کان جو ہے وہ گدی میں لگ جا ئے
ہرانسان پہلا انسان جو پیدا ہو گے وہ اسی طر ح پیدا ہو رہا ہے جس طر ح
آسمان اب یہ کہنا کہ یہاں کو ئی نئی چیز ہو رہی ہے یہ کہنا یہاں کو ئی
تبدیلی ہو رہی ہے وہ کسی بھی طرح نہیں ہے بات صرف اتنی سی ہے کہ وہ
مقداروں کے رات دن کے اختلا ف سے اللہ کی نشانیوں میں فر ق آتا ہے اب ہو تا
ہے کیا ہے آپ بیدار ہیں جب آپ بیدا ر ہیں تو آپ کی جو مقداریں ہیں آپ اپنے
حواس کو مختلف سمجھنے لگ رہے ہیں ہے نہیں اس لئے کہ جب ہم خواب
دیکھتے ہیں تو خواب میں تو یہی حواس کام کر تے ہیں اور حضور قلندر باباولیا ء

نے لو ح قلم میں بڑی واضح مثال فر ما ئی ہے کہ انسان یہ کہتا ہے کہ خواب
کی زندگی اور جسمانی زندگی الگ الگ ہے یہ صییحح نہیں ہے اس کی مثال یہ
دیتے ہیں کی ہر آدمی اس کی زندگی میں ایک دو چار سال ضرور دیکھتا ہے کہ
جب اس کا جسمانی نظام ہو تا ہے اور جسمانی نظام کا کو ئی عمل داخل بھی
نہیں ہو تا لیکن جب وہ اٹھتا ہے تو اس کو غسل کر نے کی ضرورت پیش آتی ہے
حالانکہ جسمانی نظام نہیں آیا کتنی عجیب بات ہے کہ جسمانی نظام کے تحت
آپ ایک دن کو جنسی تلافظ میں داخل کر تے ہیں تو جنسی تلا فظ کے نتیجے میں
آپ کے اوپر غسل واجب ہے اور وہ غسل اس طر ح واجب ہو تا ہے کہ جب تک
آپ غسل نہ کر لیں آپ اپنے آپ کو نا پاک کہیں گے اب آپ سو جا تے ہیں سونے
کے بعدآپ کا جسم مواقل ہو جا تا ہے آپ کے جسم کے اندر سے آپ کی رو ح
نکلتی ہے یا جسمانی مثالی نکالتا ہے وہ جسم مثالی جنسی تلا فظ حاصل کر تا
ہے اور نتیجے میں آپ کوغسل کر نا پڑتا ہے توثابت ہو اکہ خواب اور بیداری کی
جو زندگی ہے وہ الگ الگ ہے ہم خواب اور بیداری کی زندگی کو الگ الگ دیکھتے
ہیں اب ایک زندگی یہ ہے کہ انسان جب بیدار ہو تا ہے تو اس بیدار زندگی میں
جو پیچھے سے لوح محفوظ جو لہریں آرہی ہیں جو مقداریں لہروں کی شکل
میں ان کے اندر ہمارے علم کے مطا بق بھا ری پن پیدا ہو تا ہے اس کے اندر
کثافت اور کثافت ہو تی نہیں ہے اس کے ا ندر خچافت محسوس کرتے ہیں اور
جب ہم کثافت محسوس کر تے ہوں تو مقداروں میں ایک بو جھل پن ہوتا ہے ہ
اس بو جھل پن کا نام شعور ہے یعنی انسان اس طر ح یعنی ایک آدمی اس طر ح
چل رہا ہے اس کی چال ظا ہر ہے زیادہ ہو گی زیادہ دور تک چلے گا اور دو
سرے آدمی کے اوپر آپ ڈھا ئی من بو ری رکھ دیں وہ بھی چل رہا
ہے کیا ایک آدمی جو بغیر وزن کے چل رہا ہے اور دو سرا آدمی جس کے اوپر ڈھا
ئی من کی بو ری رکھی ہوئی ہے تو اس کی چال میں بھی فر ق پڑ جا ئے گا اور
اس کی ٹا نگوں کا جو فا صلہ ہے جو بھی فرق پڑ جائے گا سانس میں بھی فر ق
پڑ جا ئے گا قمر کا جو سیدھا پن ہے اس میں بھی فر ق پڑ جا ئے گا تو اس کا
مطلب ہے جب احساس کے اندر بو جھل پید اہو جا ئے گا توزندگی جو ہے وہ
ساری کی ساری ہو گی یہی بو جھل زندگی بیداری کی لطا فت ہو جا ئے کی
کیفیات سے مراد مقداریں جب مقداروں کے اندر لطا فت پیدا ہو گی مقداروں
میں بو جھل پن نہیں ہو گا لطا فت کا احساس نہیں ہو گا توانسان لطیف ہو
جا ئے گا تو جہاں ہلکا پن ہے شعور کے اندر ہلکا پن ہے وہ سب کا سب اور
شعور کے اندر جو بو جھل پن ہے وہ ...عربی آیت ...دن میں انسا ن اپنے اندر دوڑ
کر نے والی مقداروں میں کثافت بیان کر تا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطا
بق اگر انسان کے مقداروں میں کثافت اتبی زیادہ پید ا ہو جا ئے کہ وہ کثافت سے
دور ہو جا ئے پھر کا ئناتی سسٹم کی طرح اور اس کا ئناتی سسٹم میں ایک حد
تک تو کثافت ہو محفو ظ بھی کر تی ہے بر داش بھی

کر تی ہیں اور اگر زیادہ کثافت ہو جا ئے تو زمین جو ہے اس کو فیڈ کر تی ہے تو
اب یہ ہے کہ زمین گفیڈ کر تی رہے انسان زندہ رہے ا نسان پیدا ہو ا جوان ہو

بو ڑھا ہو تو سسٹم بنا لیا اس سسٹم کو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو
ہزار تبلیغ یا مقداروں پر دو رخ ہو ئے ایک رخ کثیف کثیف رخ کا سارا کا سارا دن
ہے چا لیس فٹ کی پا بندی ہے پر یشانی ہے وسوسہ ہے حسد ہے لالچ ہے نفرت
ہے اب نفرت کے بارے میں آپ دیکھیں اب آپ کسی آدمی کو آواز دیں اس آواز
میں گداز ہو ہلا کت ہو محبت ہو وہ حواس آپ کو خود کو بھی اچھی لگے گی
جس کو آپ نے آواز دی اس کو بھی اچھی لگے گی اور جس ما حول میں وہ آواز
گو نجی جس ماحول میں جتنے بھی لوگ ہیں انہیں بھی اچھی لگے گی لیکن اگر
اسی آواز میں نفرت ہو تو اس کا آپ کو پتا ہی ہے وہ آپ کو خود کو بھی بری
لگے گی سننے والے کو بھی بری لگے گی اور ماحول میں جتنے بھی لوگ سنتے ہیں
ان کو بھی ایسی کمرے ایجاد ہو جا ئے اب وہ نفرت کی آواز کو جب وہ کمرے میں
لیتے ہیں تو اس کے اندر رنگ جو ہیں یعنی سر خی غالب ہو تی ہے لیکن جب آپ
محبت اور پیار کی آواز کو کمرے میں فو ٹو لیں اس کی تو اس کے اندر کہتے ہیں
گر ین رنگ دیادہ ہو تا ہے نیلا رنگ زیادہ ہو تا ہے کئی دفعہ آواز کی کمونیکشن
زیادہ ہو تا ہے اس میں بے شمار رنگ ہو تے ہیں اس میں فر ق نہیں آتا تو اب
یہ نفرت جو ہے آواز مطلب کے آواز نے آپ نے بھا دی پن پیدا کر دیا نفرت کے
جذبات آپ نے مقداروں میں شامل کر کے اس آواز کو کثیف کر دئیے اور جب آپ
نے محبت سے اخلاق سے با ت کی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس آواز میں آپ آواز
آواز ایک مقدارآواز آپ نے اپنے ارادے زاختیار سے کتنی کثافت ڈالتی ہے جہاں ہر
رخ ہے کیوں اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے بچے کی کیفیات میں داخل اور لوگوں کے
ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت اللہ تعالیٰ
ایسا ہو تی ہے ہگدے کی آواز میں ایک خاص قسم کی کھراچ پیدا ہوتی ہے ہتو
اس کا مطلب ہے کہ سوچنا ہوہاحساس کسی بھی درجے میں ہو اس حیثیت
مقدارو ں میں تمام کائنات علم میں کا ئنات کے تما م افراد جو ہیں یکساں
ہیں ہاختیام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 84

Track 2

Time 54:06

۲۔ گو تم بت کون تھے ؟

دیکھئے جہاں تک گو تم بت کا تعلق ہے ہمارے پاس تا ریخ ہے جس سے ہم اس کا
تذکرہ معلوم کر سکتے ہیں ایسے تا ریخ میں دو آدمیوں کا تذکرہ موجود ہے
جنہوں نے اللہ کے لئے دنیا کو نہیں گھر بہار کو نہیں با شاہت کو چھو ڑا حضرت
ابرا ہیم آتا ہے ایک مدت ہے جس کو ہم کہتے ہیں مدت حضرت ابراہیم کا
جہاں تک تعلق ہے ظاہر ہے ہم سب جا نتے ہیں کہ حضور پاکہ کے امتی تھے
اور ہمارے مسلمان بھا ئی تھے ہمارے مددتھے ان کا واقعہ اس طر ح ہے کہ وہ
بڑے اچھے با دشاہ تھے بڑے قابل تھے تو تہجد کے وقت اٹھے نماز کے لئے تو اوپر سے
آواز آئی کہ مسلسل آدمی دوڑ رہا ہے تو انہو ں نےٓآواز دی کہ بھئی اوپر کون
ہے تو میں ہوں تو وہ کہنے لگے میں کون تو اس نے کہا بندے تو انہو ں نے کہا
بھئی یہ کیا بات ہے چھت پر اونٹ ڈھونڈنے سے کیا تعلق تو اس نے کہا یہ کون
سی عقل مندی کی بات ہے کہو پہلی بات تو یہ ان کے ذہن سے چو ٹ لگی کہ
محلا ت اور با شاہت میں کہا تو اللہ محلات اور باشا ہات میں اب یہ صورت
حال پیش آئی کہ مسلمان بیٹھے ہو ئے تھے جہاں با دشاہوں کا دربار ہو تا ہے تو
وہاں ایک صاحب بڑے جہاد جلال کے ساتھ آئے ننگے پیر پیر مٹی میں ہو تے ہو ئے
اوربال بکھرے ہوئے ہا تھ میں لا ٹھی اور وہ دربار میں چلے آئے اور آکر دربار میں
کھڑے تو دربار میں جو کو ئی بھی اس میں اتنی ہمت اور جرت بھی نہیں ہو ئی
کہ تو کہا السلام و علیکم ...وعلیکم السلام ...تو انہوں نے کہا آپ کون صاحب
ہیں کیسے آئے ہیں تو انہو ں نے کہا صاحب میں مسافر ہوں تو کہنے لگے آپ
مسافر ہیں تو آپ سوار میں ٹہریں یہاں تو اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لئے
اللہ کی مخلوق کی آرام و آسائش کے لئے بہت سارے مسافرات کھلی ہو ئی ہیں
آپ وہاں رو کئے کہنے لگے صاحب میں مسافر ہوں اور میں یہاں ٹہروں گا دربار
میں توانہوں نے کہا دربار میں آپ کیسے ٹھہریں گے مسافرات میں ٹہریں تو وہ
کہنے لگے آپ یہ بتا ئیں آپ سے پہلے یہاں کو ن بیٹھتا تھا تو انہوں نے کہا میرے
والد بیٹھتے تھے تو کہا اس سے پہلے تو کہا اس سے پہلے تو میرے دادا بیٹھتے تھے تو
کہنے لگے اس سے پہلے یہاں کو ن بیٹھتا تھا تو کہنے لگے میرے دادا نے ان لوگوں
سے سلطنت لی ہے تو وہ کہتے تھے حضرت ابرا ہیم گو تم نے اپنے لوگوں کو
بلوایا اور اس کے سپرد با شاہت لکھ دی اور بچے کو کہا کہ بھئی بڑا ہو جا ئے تو
اس کے لئیے منتقل کر دینا با دشاہ جانے لگا انہوں نے ایک مصلح لیا ایک تکیہ لیا
اور ایک پیا لہ یہ تین چیزیں وہ لیکر محل سے نقل گئے سڑک کر چل رہے تھے کہ
دیکھا کہ ایک آدمی سر کے نیچے ہا تھ رکھے سو رہا ہے اور وہ کھڑے ہو ئے
دیکھتے رہے اور انہوں نے کہا یہ کیا بے وقوفی ہا تھ کا تکیہ ہو سکتا ہے خماں
خاں پھر آگے چلے تو وہاں دیکھا کہ وہ بہت اچھا گھاس ہے لال اس میں ایک
آدمی سو رہا ہے تو انہو ں نے کہا یہ مصلح ہی بے کار ہی اب پھرآگے گئے ایک
آدمی بھی کر رہا ہے اور پا نی بھی پی رہا ہے تو وہاں وہ چھونپڑی میں جا کر
رہنے لگے تو اس کا بر حال انہوں نے با شا ہت چھو ڑی ان کا بیٹا بڑا ہو ا
بادشاہت منتقل ہو گئی تو اس نے تلاش کر وایا اپنے باپ کو تو پتا چل گیا فلاں

فلاں جگہ چھونپڑی میں وہ رہ گیا تو وہ صاحب وہاں جا کر اپنے والہد س ملے
بہت خوش ہو ئے بہت خوش ہو ئے تو انہوں نے کہا کہ بھئی بڑی عارضو بڑی
تمناتھی تو وہ جا نہیں رہے تھے تو انہو ں نے کہا اب تم جا ئو تو انہو ں نے کہا
نہیں ابا آپ بھی چلیں گے تو انہو ں نے اب ہم نے چھوڑ دیا اب ہم نہیں جا ئیں گے
تو وہ اپنے بچوں کے سامنے اپنے کپڑے پھٹے ہو ئے سی رہے تھے تو بچے نے جو ش
میں وہ سو ئی ان کے ہا تھ سے چھینی اور چھین کے وہ دریا میں پھینک دی اور
کہا کہ ابا کیا اتنی بڑی باشاہت اللہ میاں نے آپ کو دی ہے آپ یہاں بیٹھے ہو ئے
ہیں چلو ہمارے ساتھ حضرت ابراہیم آدم کو جلال آگیا با شا ہت اور مجھے کام
کر نے دو میرے پاس ایک ہی سو ئی ہے مجھے تکلیف ہو جا ئے گی سو ئی غا ئب
ہو گئی اب ایک مچھلی ہے اس کے منہ میں سو ئی ہے تو انہوں نے فر ما یا کہ
میں بو ڑھا آدمی میں ہوں ہتو اسی صورت سے جب یہ بو ڑھا صاحب پیدا ہو ئے
اور طلا کر پو چھا کہ بھئی یہ کیسا بچہ ہے کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ بڑا نیک دل
نرم دل رحم دل انسان ہے اگر اس نے کبھی کسی کو تکلیف میں دیکھ لے گا تو یہ
با دشا ہت چھوڑ دے گا ہبڑا اہتمام کیا گیا اس کی پر وارش کا کہ بھئی کو ئی
معزور آدمی سامنے نہ آجا ئے کو ئی تکلیف والا سامنے نہ آجا ئے جو با دشا ہت
میں ہو سکتا تھا شادی بھی ہو گئی بچے بھی ہو گئے تو وہاں سے ایک دفعہ ایسا
ہو ا کہ وہاںسے اس کا دل ہٹ گیا اب انہونے با دشا ہت چھو ڑ دی حضور قلندر
بابا اولیا ء نے یہ سنا یا قصہ کہ جب میں بہت بوڑھا تھا تو جب میں نے اپنا گھر
چھوڑا تو وہ ایک کمرہ تھا جہاں بیوی اور بچے سو تے تھے کھڑے ہو ئے اور ان کے
ذہن میں یہ بات آئی کہ اس بچی کو گو د میں لے لو ں پیار کر وں تو ایک پیرن
آگے بڑھا یا تو ایک قدم خیال آیا کہ میں نے بچی کو گو د میں لے لیا تو اس نے پو
چھا کہ ابا تم کہاں جا رہے ہو تو میں نہیں جا سکتا چا لیس دن بھوکے پیاسے
بیٹھے رہے اور اس کے بعد اللہ نے انہیں رو شنی دیکھا دی اب یہ ہے کہ آپ یہ
کہیں کہ وہ مسلمان تھے تو رسول اللہ سے پہلے بہت پہلے جو لوگ گزرے تو جو
کہا کہ حضور پاک ﷺ کے امتی تھے جو بھی تھا حضو رپاک سے بہت پہلے سے گزرے
ہو ئے تھے اللہ کے بہت بندے تھے رو شنیاں ان کو ملی ہو ئی تھیں ان کو ہم ایک
نیک آدمی کے نام سے یاد کر تے ہیں اور یاد کر نا چا ہیے اوران کی جو تعلیمات
ہیں اور کو ئی ان کی بات کتاب میں تو ملتی نہیں ہے کیوں کہ انہوں نے منع کر
دیا تھا کہ میری کو ئی بھی بات کتا بی صورت میں نہ لا ئیں ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 84

Track 3

Time 08:49

۳۔رو حانی نقطہ نظر سے وقت کی کیا اہمیت ہے ؟

اگر غور کیا جا ئے تو چا لیس سال کی پا نچ سال کی جو زندگی گزاری ہے اگر غور کیا جا ئے یاب تفکر کیا جا ئے تو ہم اس کے اندر تو ہماری یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ہماری زندگی ساٹھ سال کی زندگی ہے لیکن جب ہم نے اس ساٹھ سال کی زندگی اختیار کر نی چا ہی تو ہم لمحوں میں ساٹھ سال یا ستر سال یا پچاس سال سے ان کو کراس کر جا تے ہیں اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے فر ما یا...ؤپ کیا جا نتے ہیں کہ یہ جو ابر ہے یہ قیامت میں کیا چیز ہے قیامت کا وقفہ اتنا ہے جیسے پلک جھپکنا اول اقرب ...اب اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب وقت کی جو پیمائش ہمارے پہلو پر ہے یہ پیما ئش جو ہے حقیقی نہیں ہے محض یہ زندگی ہے جب وہ آنے والی ہو تی ہے تو ہمیں بہت طویل لگتی ہے اور جب وہ گزر جا تی ہے تو معلو م ہو تا ہے کہ وہ تو حضور پاکﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جب ملک الموت آئے گا کہ بھئی اب چلو یہاں تمہارا سفر پو را ہو ا ...ریکاردنگ سمجھ نہیں آرہی ...اختتام

.